بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۹ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۹ ذیقعد ۱۳۸۷ھ ۹ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس دنیا میں آرام اور لذّت کامل جانا محض بے فائدہ ہے

پوری کوشش اور مجاہدہ کرکے عقبیٰ کا ثواب لو جس کی کوئی انتہا نہیں

"ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اِس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے۔ اس کے دُور کرنے میں کچھ حصہ لے۔ بڑی عبادت یہی ہے کہ اِس فتنہ کے دُور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اس کو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں بھی درجہ پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالےٰ کی توحید و تفرید کیلئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اِس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دیکر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۹۴/۳۹۵)

اخبار احمدیہ

۱۹۶۸ء

— ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ کل کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے متعلق توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے گردہ میں سے چار پتھریاں بغیر اپریشن کے نکل گئی ہیں۔ لیکن ایکسرے سے پتہ لگا ہے کہ مثانہ میں ابھی پانچ چھ پتھریاں رکی ہوئی ہیں۔ کمزوری اور بے چینی بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپریشن کی ضرورت پیش نہ آئے آمین

— محترم و محترمہ سید عبد الغفور صاحب عطا نے ۸ ماہ جنوری ۱۹۶۸ء کو ۸۱ فلیمنگ روڈ لاہور پر اپنے صاحبزادے سید منور احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے اکابر کے علاوہ بیسیوں غیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی۔

واضح رہے برادرم سید منور احمد صاحب کا نکاح محترمہ زینت قدسیہ بنت مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب عابد کپورتھلوی کے ساتھ باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ۶ اپریل ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ اور تقریب رخصتانہ ۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو عمل میں آئی تھی۔ احباب جماعت سے درد مندانہ التماس ہے کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں

(سید اطہر احمد ۸۱ فلیمنگ روڈ لاہور)

— ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء کو ایک بجے دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں "قوتِ ارادی" کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوگی (انشاء اللہ) دلچسپی رکھنے والے احباب تشریف لائیں۔ سامعین کو اظہار خیال کا موقعہ دیا جائیگا۔

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۱۸ فروری بروز اتوار منعقد کئے جائیں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعود کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہے۔ اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی۔ اندریں صورت نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کی یاد میں جلسے کئے جاویں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمائیں اور تیاری شروع کر دیں۔ اس اہم پیشگوئی کے شایان شان جلسے کئے جاویں۔ اور نظارت اصلاح وارشاد کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے فیض الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ر فروری ۱۹۶۸ء

صرف اسلام

پچھلے دنوں میر خسرو فارسی کے مشہور صوفی ہندوستانی شاعر کے عرس میں شمولیت کے لئے پاکستان سے جو زائرین کا قافلہ دہلی گیا ہے۔ اس کی کچھ روئداد ایک پاکستانی صحافی اخبار نوائے وقت میں شائع کر رہے ہیں۔ صحافی مذکور روئداد کی تیسری قسط میں بھارتی مسلمانوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"مجھے یہ دیکھ کر خوشگوار استعجاب ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لئے ہر عمر کے مسلمان جوق در جوق مسجد میں موجود تھے۔ مسقف حصے کو چھوڑ کر جو نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ نصف کے قریب صحن میں نمازی صف در صف موجود تھے۔ یہ درست ہے کہ نمازیوں کے لباس ان کی اقتصادی حالات کے آئینہ دار تھے۔ لیکن مجھے اس دفعہ یہ احساس ہوا کہ بھارت کے مسلمانوں نے گزشتہ بیس برسوں میں مار کھا کھا کر خود اعتمادی کا سبق دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

بھارتی مسلمانوں کا استدلال کچھ اس قسم کا ہے۔ ملک کی صنعت و حرفت تجارت اور کاروبار میں ہمارا حصہ نہیں نہ سہی۔ ملازمتوں کے دروازے ہم پر بطور مسلمان کے بند ہیں بند رکھو۔ ہم بھارت کے شہری ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔ اگر اکثریت کو ہمارا مسلمان رہنا ناگوار ہے۔ تو ہم ان کی خوشنودیٔ مزاج کے لئے اپنا دین ترک کرنے کو تیار نہیں۔ ہم غربت اور افلاس کے باوجود اپنے دین پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے۔ مگر اکثریت ہمیں اپنے دین پر چلنے کے جرم میں ہمارا وجود مٹا دینا چاہتی ہے۔ تو ہم اس کی مزاحمت کریں گے۔ اور مردوں کی طرح اپنے زندہ رہنے کے حق کو استعمال کریں گے۔ آپ اکثریت میں ہیں۔ آپ پر حکومت۔ دولت اور ملازمت پر اجارہ داری انہیں خدا نہیں بنا دیتی۔ اس لئے خدائی کے دعوے ترک کر کے انسانوں کی طرح رواداری سے رہنا سیکھو۔ اس میں ہی سب کا بھلا ہے۔"

(نوائے وقت ۲ر فروری ۱۹۶۸ء ص۲)

صحافی مذکور ہندی مسلمانوں کی ترجمانی اپنے خیالات کے آئینہ میں پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق تعرض نہیں۔ تاہم غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ہندی مسلمانوں کے ہندوستان میں لائحہ عمل پر رائے دیتے ہوئے جن باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بھارت میں اس قوم کی اکثریت ہے۔ جس کا مذہب اور معاشرہ مسلمانوں کے مذہب اور معاشرہ سے متضاد ہے اور اس میں ایک ایسا متعصب گروہ بھی موجود ہے۔ جو اکثریت کے مذہب اور معاشرہ کو نہ صرف بھارت میں بلکہ تمام برصغیر میں غالب کرنا چاہتا ہے۔ انگریزوں کے عہد میں بھی یہ گروہ اپنے اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر جدوجہد کرتا رہا ہے۔ یہ گروہ برہمنزم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ وہ اس خطۂ اراضی کے واحد مالک ہیں۔ اس لئے انہی کا مذہب اور انہی کا معاشرہ یہاں رائج ہونا ضروری ہے۔

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ یہاں صدیوں سے برہمنزم انہی عزائم کے ساتھ ابھرتا اور گرتا رہا ہے۔

جب بھارت کی فیصلہ کن جنگ سے لے کر آج تک ہندوستان کی سرزمین اسی تاریخ میں گرفتار چلی آتی ہے۔ خود برہمنزم کے اندر سے بہت سے مصلح پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اکثر کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ لیکن برہمنزم کا لاپ ہمیشہ موقع پا کر سر نکالنے سے نہیں چوکتا۔ اور ذہنی اور تہذیبی ترقی میں حائل ہوتا رہا ہے۔ مگر ہر بار اس کے مانتری بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اکثر باہر سے حملہ آور کی صورت میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس بدنصیب ملک کو غلامی کی زنجیروں میں کستے رہے ہیں۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ جب بھارت کی جنگ کے بعد سے اب تک برصغیر کی تاریخ دراصل بیرونی حملہ آوروں کی تاریخ ہے۔ جس کی بنیادیں ہمیشہ برہمنزم کے علمبرداروں کے مذہبی اور معاشرتی تعصب پر قائم ہوتی رہی ہیں۔ جب بھی کوئی مصلح طاقت جو خواہ بیرونی ہو یا اندرونی کمزور ہوئی ہے۔ برہمنزم اچھل کر باہر نکل آتا رہا ہے۔ اور اس کا ہر بار ایک ہی نتیجہ برآمد ہوتا رہا ہے۔

بھارت میں برہمنزم آج جو نظارہ دکھا رہا ہے۔ یہ بھارت کی اس تاریخی حقیقت کا اعادہ ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی یقیناً وہی ہونا ہوتا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ یا تو بھارت کسی دشمن کے زیر تسلط آ جائے گا۔ جیسا کہ اشوک کے عہد میں ہوا۔ اور یا پھر کوئی باہر کا حملہ آور اس پر مسلط ہو جائے گا۔ اگرچہ ان دونوں کی صورت حالات زمانہ کے مطابق کسی قدر مختلف ہی کیوں نہ ہو۔

چنانچہ بھارت میں آج کل جو ہو رہا ہے وہ اسی کے آثار کا آغاز ہے۔ جوں جوں برہمنزم کا تیندوا اپنی تاریں پھیلانے کی کوشش کرتا رہے گا۔ توں توں مخالف قوتیں بھی ابھرتی چلی جائیں گی اور بالآخر ایک طویل مدت تک کے لئے اس کو بے کار کر کے رکھیں گی۔ اگرچہ دنیا کے موجودہ حالات سے یہ اندازہ لگانا غلط نہیں ہے کہ شائد برہمنزم کا دم خم اس دفعہ آخری بار ابھر کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

برہمنزم کے مذہب اور معاشرے کا ڈھانچہ اب بالکل خستہ ہو چکا ہوا ہے فطری مذہب اور صحت مند معاشرہ کی ذرا سی ٹھیس سے اس کا کچھ سر نکل سکتا ہے۔ (باقی)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ میں ۵-۶-۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ، ہفتہ اتوار) منعقد ہوگی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ر فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۶۸ء بروز منگل صبح نو بجے ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ سائنس کے ساتھ میٹرک اور بغیر سائنس کے میٹرک پاس لڑکوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی آسامیاں خالی ہیں تنخواہ معقول ہے اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔ نیوی کی بھرتی بھی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ چھپے ہوئے فارم پر ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لاویں۔ (ناظر امور عامہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

123

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

ایک اور فیصلہ کن معیار

اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں مدعیِ رسالت اور مامور من اللہ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ایک اور فیصلہ کن معیار پیش فرمایا ہے جس کی رُو سے حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں منجانب اللہ اور صادق و راستباز ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورہ جن)

یعنی "اللہ تعالےٰ مصفّا غیب پر کسی کو کثرت کے ساتھ آگاہ نہیں کرتا مگر اُسی کو وہ رسول بنا کر چُن لیتا ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرستادۂ الٰہی اور مامور من اللہ کی سچائی کا یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ مصفّا غیب (یعنی ایسا غیب جس کا علم خدا کی ذات کے ساتھ خاص ہو جیسا کہ لفظ غَيْبِهٖ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مطلق غیب کا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو ہر ایک غیب پر بولا جا سکتا ہے بلکہ غَيْبِهٖ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو صرف ایسے غیب پر بولا جائے گا جس کا علم اللہ تعالےٰ کی ذات سے مخصوص ہو یعنی وہ قیاس وغیرہ سے معلوم نہ ہو سکے بلکہ اس کا معلوم کرنا انسانی علم سے بالاتر ہو) کثرت کے ساتھ صرف خدا کے فرستادوں اور برگزیدہ رسولوں کو ہی دیا جاتا ہے حضرت مرزا صاحب قرآنِ مجید کے پیش کردہ اس معیار کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"راستباز اور مامور من اللہ کی صداقت کا بڑا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اُس کو غیب کی خبریں دیتا ہے اور پھر ان خبروں میں ایک طاقت ہوتی ہے جو دوسروں کو نہیں دی جاتی۔ نجومی جو خبریں دیتا ہے اُن میں وہ طاقت اور جرأت نہیں ہوتی جو مامور کی خبروں میں ہوتی ہے علاوہ بریں مامور کی خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ فراست اور قیافہ پر اُن کی بنا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکّی زندگی میں جو بالکل بے سروسامانی اور بے کسی کی زندگی تھی اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی کی پیشگوئی کی تھی۔ کیا کوئی عقلمند اور مُلکی مدبّر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت کی حالت کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ شخص کامیاب ہو جائے گا اور وہ قوم جو اُسکی مخالفت پر آمادہ ہے ذلّت کے ساتھ نامراد رہے گی؟ پھر دیکھ لو کیا انجام ہوا۔ پس یہ ایک زبردست نشان مامور کو دیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۶)

اس معیار اور کسوٹی کی رُو سے جب حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی کو ہم پرکھتے ہیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو بھی آپ کی سچائی کے ثبوت میں یہ زبردست نشان دیا یعنی کثرت سے غیب کی خبروں سے آپؑ کو نوازا اور آئندہ زمانہ کے پوشیدہ حالات آپؑ پر منکشف فرمائے اور آپؑ کی طرف سے قبل از وقت شائع کردہ باتیں اور پیشگوئیاں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں کمال صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں۔

حضورؑ کی چند پیشگوئیاں

اس تقریر میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان سب غیب کی خبروں اور پیشگوئیوں کو پیش کیا جائے۔ البتہ بطور نمونہ چند پیشگوئیوں کو اختصار کے ساتھ اِس وقت پیش کرتا ہوں تا آپ کو اندازہ ہو سکے کہ یہ پیشگوئیاں اور غیب کی خبریں کس شان و شوکت کی ہیں۔ اور کس وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں اور حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے کی سچائی اور آپ کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا کیسا زبردست نشان بنیں۔

(۱) حضرت مرزا صاحبؑ کو قریباً ۱۸۶۲ء میں آج سے ایک صدی قبل اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ بتایا گیا تھا کہ:۔

يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱ و تذکرہ)

یعنی تیرے پاس دُنیا کے دُور دراز راستوں سے لوگ آئیں گے اُس وقت مخلوقِ خدا سے اپنا مُنہ نہ پھیر لیو اور لوگوں کی کثرت آمد سے تھک نہ جائیو۔"

حضرت مرزا صاحبؑ کا یہ الہام اُس وقت کا ہے جب آپؑ نے ابھی کوئی دعوےٰ وغیرہ نہیں کیا تھا اور قادیان کے گمنام گاؤں میں گوشۂ تنہائی میں اپنے دن گزار رہے تھے اس وقت اللہ تعالےٰ نے جو غیبوں کو جانتا ہے آپؑ کو خبر دی کہ دنیا کے مختلف کناروں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ اگر کوئی معمولی آدمی ہو تو اُن کی کثرت سے تھک جائے اور تنگ پڑ جائے۔ سو دیکھ لو کہ ایسا ہوا یا نہیں۔ تعصّب و عناد کی پٹی کو اتار کر غور کریں اور سوچیں کہ ایک شخص ایک نہایت ہی گمنام گاؤں میں گوشۂ تنہائی میں یادِ الٰہی میں مگن ہے اس حالت میں خدا تعالےٰ سے الہام پا کر اعلان کرتا ہے کہ وقت آتا ہے جب مجھے ملنے کے لئے دنیا کے دُور دراز راستوں سے چل کر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ پھر اس اعلان کے بعد کیا ہوتا ہے؟ چند سال بعد ایک ایسے دعوے کا اعلان کرتا ہے کہ مخالفت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ طوفانِ بے تمیزی برپا ہو جاتا ہے۔ غیر کیا اپنے دو چار تعلقدار جو تھے وہ بھی اُس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے رشتہ دار بھی اُس سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور دُنیا ناخنوں تک زور لگاتی ہے کہ وہ ذلّت اور گمنامی اور ناکامی و نامرادی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو اور بڑے بڑے جُبّہ پوش مولوی سٹیشنوں پر چکر لگا لگا کر لوگوں کو اُس کے پاس جانے سے روکتے ہیں مگر اس کے باوجود خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی بات ایک خاص شان اور خاص شوکت کے ساتھ پوری ہو کر رہتی ہے دنیا کے دُور دراز علاقوں سے لوگ اس کے ملنے کے لئے آتے ہیں اور اس کثرت سے آتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے اللہ تعالےٰ نے ہدایت نہ فرما دی ہوتی تو شاید وہ لوگوں کی کثرت سے تھک ہی جاتا۔ پہلا جلسہ سالانہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہوا اس میں ۷۵ آدمی شریک ہوئے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی خبر کی عظمت و شوکت پر نگاہ ڈالیں کہ کس شان سے پوری ہوئی کہ آج ۷۵ نہیں بلکہ ۷۵ ہزار سے بھی زائد لوگوں کو خدا کے مسیح اور اس کے خلیفہ کی زیارت اور اس کے پاک مشن کی تکمیل کی جدوجہد میں شامل ہونے کے لئے دور دراز کے علاقوں سے خدا تعالےٰ نے آنے کی توفیق دی۔

حضرت مرزا صاحبؑ اس الہام اور غیبی خبر کے تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت جب یہ الہام براہین احمدیہ میں شائع کئے گئے تھے قادیان ایک غیر معروف قصبہ تھا۔ اور ایک جنگل کی طرح پڑا ہوا تھا۔ کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا۔ اور اتنے لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی یہی شہرت تھی بلکہ تم میں سے تقریباً سب کے سب ہی اس قادیان سے ناواقف تھے۔ اب ابتلاؤ کہ خدا کے ارادہ کے بغیر..... اپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانہ میں کوئی کس طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھ پر ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ ہزارہا لوگ میرے پاس آئیں گے اور طرح طرح کے تحفے اور تحائف میرے پاس لائیں گے۔ اور میں دنیا بھر میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جاؤں گا.....

..... یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی بڑا ہٹ دھرم اور ضدی نہ ہو گیا ہو تو اُسے میرا دعویٰ بہر صورت

ملنا پڑتا ہے۔ میرے اس تنہائی اور گمنامی کے زمانہ کے یہاں کے ہندو بھی گواہ ہیں اور وہ بتا سکتے ہیں کہ میں اس وقت اکیلا تھا اور اردگرد کے لوگ بھی مجھے نہ جانتے تھے۔ ہاں اگر کوئی ہندو اس سے انکار کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے سامنے آکر جھوٹ بولے کہ اس وقت بھی اس طرح سے لوگ آیا کرتے تھے۔ اور اگر وہ کہیں کہ یہ اتفاقی بات ہے تو پھر کسی اور جگہ سے اس کی نظیر بتا دیں۔ اور دنیا بھر میں اس کا پتہ دیں کہ ایک شخص ۲۵ برس پہلے گمنامی کی حالت میں ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج در فوج لوگ آویں گے اور ہزارہا روپوں کے مال و متاع اور تحفے تحائف لے کر آویں گے اور میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہر طرح مدد دیا جاؤں گا اور پھر اس طرح وہ پیشگوئی پوری بھی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اُن کو چاہیئے کہ کسی کذّاب کی نظیر پیش کریں کہ اسنے ۲۵ برس پہلے اس طرح سے اقتداری پیشگوئی کی ہو اور پھر وہ پوری بھی ہو گئی۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۶-۲۷)

طاعون کے متعلق پیشگوئی

(۳) ۱۸۹۸ء میں پون صدی پہلے کی بات ہے ہندوستان میں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا اُس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو اس کے ہندوستان میں پھیلنے کی اطلاع دی۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے دیکھا کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ پودے کثرت کے ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔ جب آپؑ نے خواب میں ہی دریافت کیا کہ یہ کیا ہے تو جواب میں بتایا گیا کہ یہ طاعون کے پودے ہیں۔ پھر آپؑ کو الہام ہوا

اَلْاَمْرَاضُ تَتَشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تَتَضَاعُ۔

یعنی بیماریاں بہت پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ چنانچہ اس کے بعد نہایت شدت کے ساتھ طاعون کا پنجاب پر حملہ ہوا اور طاعون مختلف شہروں میں وبا کی صورت میں پھوٹ پڑی اور لاکھوں آدمی ہلاک ہوئے اسی ضمن میں آپؑ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ طاعون سے احمدی جماعت کے لوگ نسبتاً بالکل امن میں رہیں گے۔ چنانچہ مشاہدہ ظاہر کرتا ہے کہ اس مہلک عذاب سے احمدی سوائے شاذ و نادر کے امن میں رہے اور اس نشان کو دیکھ کر ہزاروں لوگ حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے کی صداقت کے قائل ہوئے اور آپؑ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ بعض جگہ تو ایسا ہوا کہ گاؤں کا بیشتر حصہ طاعون سے تباہ ہو گیا مگر احمدی بالکل محفوظ رہے۔ پھر طاعون کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو یہ بھی بتایا کہ:۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔

یعنی جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں میں ان کی حفاظت کروں گا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد قادیان میں بھی طاعون کے کچھ واقعات ہوئے اور آپ کے گھر کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے جبکہ بعض مخالف لوگ طاعون کا شکار ہو رہے تھے آپؑ کا گھر اور آپؑ کے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے جملہ افراد جو اُس وقت ستر اسی کے قریب تھے بالکل محفوظ رہے۔ اور باہر کے طاعونی اثرات کو خدائی فرشتوں نے پاس تک نہ آنے دیا۔

پھر چار دیواری سے مراد یہ بھی تھی کہ جو آپؑ کے مخلص مرید ہیں ایسے احمدی بھی چار دیواری کے اندر ہی شامل ہیں خدا تعالےٰ نے اُن کو بھی معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھا اور قبل از وقت جو وعدہ فرمایا تھا اس کو بڑی جلالتِ شان کے ساتھ پورا کیا۔ اور دنیا نے اس نشان کو کمال صفائی کے ساتھ ظاہر ہوتے دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت سے سعادت مند اور نیک فطرت لوگوں نے اس زبردست پیشگوئی کو صفائی کے ساتھ پورا ہوتے دیکھ کر حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو تسلیم کیا اور آپؑ کی جماعت میں داخل ہونا اپنی ابدی نجات کے لئے ضروری سمجھا۔

(باقی)

درخواستِ دُعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد چار سال کا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود بخود کھا سکتا ہے۔ ٹائیفائڈ کے بعد سے منہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے اور منہ سے پانی بہتا رہتا ہے۔ بیماری کی وجہ سے کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے نہایت ہی دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا کرے۔

(محمد نواز مومن۔ کارکن الفضل ربوہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ ۱۶ جنوری تا ۳۱ جنوری ۶۸ء چندہ مساجد کے سلسلہ میں آٹھ ہزار تین سو باونے روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور نو ہزار پانچ سو نرانوے روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا آخر جنوری تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ اکاسی ہزار آٹھ سو روپے اور وصولی کی کل مقدار چار لاکھ تیس ہزار سات سو اڑسٹھ روپے تک پہنچ چکی ہے تعمیر شدہ مسجد کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے اٹھتر ہزار روپے مزید جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت سی بہنوں کے ذمہ ابھی تک بقایا جات چل رہے ہیں۔ وکالتِ مال سے بقایا جات کی فہرستیں حاصل کر کے ہر لجنہ اماء اللہ کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ تمام لجنات کی عہدہ داران ان فہرستوں کا جائزہ لے کر بقایا داران سے چندہ وصول کریں اگر ان کا حساب ٹھیک نہ ہو اور کسی چندہ کے اندراج میں غلطی ہو تو تفصیل کے ساتھ مع حوالہ نمبر رسید اور تاریخ کے مطلع کریں تا ان کا حساب ٹھیک کر دیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یورپ سے واپسی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں سلسلہ کا امام ہونے کی حیثیت میں آج آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ جس نے اپنے فضل سے آپ کو قربانیوں کی آج سے پہلے توفیق عطا کی ہے وہ آئندہ بھی آپ کو اپنی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے تا قیامت کے دن جب خدا کے پیارے بندے خدا کے حضور جمع ہوں تو آپ بھی ان صحابیات میں شامل ہوں جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں دنیا میں بے شمار قربانیاں اور فدائیت اور ایثار کے نمونے پیش کئے جن کی وجہ سے ان سے ان کا رب راضی ہوا اور وہ اپنے رب کی رضا پر راضی اور خوش۔"

(تقریر ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء)

میری عزیز بہنو! اگر آپ اللہ تعالےٰ کی رضا کی خواہشمند ہیں اور اپنے پیارے امام کی دعاؤں کی وارث بننا چاہتی ہیں تو جلد از جلد اپنے وعدہ کو پورا کریں اور جس بہن یا بچی نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ اب اپنا وعدہ بھجوا کر اس کی جلد از جلد ادائیگی کی کوشش کرے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم غلبۂ اسلام کی خاطر پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تقریب شادی

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو مکرم عبد السلام صاحب طاہر لیبارٹری اسسٹنٹ ذیل پاک فیکٹری حیدرآباد ابن مکرم میاں عبد الرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۵ جنوری کو دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

عبد السلام صاحب طاہر کا نکاح مؤرخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بعد نماز مغرب محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر اللہ بخش صاحب دار العلوم ربوہ کے ساتھ بعوض پندرہ صد روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اساتذہ۔ والدین اور طلباء کی ذمہ داریاں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے اپنا یہ مضمون مجلس تلقین عمل کے ایک اجلاس میں جو گذشتہ ماہ اگست میں مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوا تھا پڑھا تھا)

غالباً ۳۰-۱۹۲۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میگزین میں ایک مضمون رقم فرمایا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ بچوں کے دماغ میں جو بات ابتداء سے بٹھا دی جائے وہ اس اُبھی میخ کی مانند ہوتی ہے جو دیوار میں گڑ جاتی ہے اور اس کا نشان مستقل اور دائمی ہوتا ہے۔ یہی حکمت بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان کہنے میں مضمر ہے۔ یہ اذان بچے کے لاشعور میں اپنا اثر کرتی ہے۔ پھر بچپن میں نماز کی تلقین اور تاکید۔ دینی ماحول میں پرورش کرنے کی ذمہ داری بھی اسی اصل کی تصدیق کرتی ہے

بچے کو جس ماحول میں پروان چڑھاؤ گے وہی اس کا اوڑھنا بچھونا ہوگا۔ اور اس کی آئندہ زندگی اُسی کے مطابق ڈھلیگی۔ دیندار گھرانے اس کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں اور اپنے بچوں کو دینی مشاغل اور جماعتی امور میں تربیت کے مواقع بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے شروع ہی سے احمدیت کے فدائی۔ مخلص اور دیندار ماحول میں تربیت پانے کا شرف حاصل ہوا۔ جس کے نتیجہ میں بچپن ہی سے احمدیت رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ جوں جوں عمر اور استعداد ترقی کرتی گئی۔ عقائد کی صداقت دل و دماغ پر کھلتی گئی اور ان عقائد کو دوسروں تک پہنچانے کا شوق بڑھتا چلا گیا۔ میں ابھی میٹرک کا طالب علم تھا۔ ہمارے جہلم کے سکول میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ دعا کا پیریڈ ہوتا تھا۔ ایک اسمبلی کی صورت میں مسلمان طلبہ اور اساتذہ جمع ہوتے اور دینی اور تربیتی لیکچر دئے جاتے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ یہاں جو مذہبی امور بیان ہوتے ہیں ان سے زیادہ علوم کے خزانے تو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ میں ہی ان خزائن کو حاضرین میں کیوں نہ لٹاؤں۔ چنانچہ میں نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک تصنیف سے استفادہ کر کے بلکہ اس کے بعض اہم مقامات کو زبانی یاد کر کے اسمبلی میں متعدد لیکچر دئے اور اس طرح سلسلہ کے لٹریچر کا اسمبلی میں تعارف کرایا (یہ ۱۹۲۲ء کی بات ہے) انہی دنوں مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جو اہلحدیث کے چوٹی کے عالم تھے۔ جہلم آئے اور احمدیت پر اعتراضات کئے ان اعتراضات کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس خاکسار کو سلسلہ کی نمائندگی کا شرف بخشا۔ سو پہلی بات جو میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ گھریلو تربیت احمدی بچوں کو راسخ الاعتقاد۔ احمدیت کی تبلیغ میں نڈر اور پُراعتماد بناتی ہے۔ بچہ یہ محسوس کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا علم میرے پاس ہے کہ بڑے سے بڑا مخالف بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ چیز ایمانی جرأت اور بچوں میں احمدیت کی تعلیم کا مطالعہ کرنے کا شوق اور تبلیغ کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

اس ضمن میں والدین سے عرض ہے۔ کہ بچوں کو اپنے ساتھ رکھئے مختلف مسائل پر اُن سے تبادلۂ خیالات کیجئے۔ سلسلہ کا لٹریچر ان کے سامنے رکھئے۔ خود مطالعہ کیجئے۔ بچوں کو پڑھنے کی تلقین کیجئے۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر آپ کی جگہ لے سکیں۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے بچپن ہی سے بچوں کا بزرگان سلسلہ کی خدمت اور صحبت میں حاضر رہنا اُن کے افکار اور تقاریر کو غور سے سننا اور ذہن نشین کرنا ازبس ضروری ہے۔ بچپن کی وہ زندگی جو میں نے سلسلہ کے علماء کی صحبتوں میں گذاری وہ میرا سرمایۂ حیات ہیں۔

بچوں کے دلوں میں سلسلہ کے علماء کی عزت و تعظیم پیدا کرنا والدین کا فرض ہے کہ اُسکے بغیر بچوں میں اشاعتِ دین اور تبلیغ حق کا جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ تربیت کی ذمہ داری اساتذہ کی بھی ہے اور والدین کی بھی۔ میرے نزدیک دونوں برابر کے شریک ہیں۔ بچہ چند گھنٹے سکول میں رہتا ہے۔ اُس وقت وہ ایک خاص نظام کا کل پرزہ ہوتا ہے۔ اوقات سکول کے بعد وہ خدام الاحمدیہ اور والدین کی نگرانی میں چلا جاتا ہے۔ والدین کو معلوم ہے۔ کہ اساتذہ بچے کو گھر پر کام کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اسلئے والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے اوقات کی تقسیم اس طرح کریں۔ کہ بچہ ان کی نگرانی میں ایک دو گھنٹے سکول کے اسباق کے لئے ضرور نکال سکے۔ اسی طرح سرپرستوں کو علم ہے۔ کہ مرکزی سکول میں بچوں سے سر پر ٹوپی رکھنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور حتی الوسع اس کی پابندی کروائی جاتی ہے۔ لیکن ٹوپی پہننے کی عادت تبھی راسخ ہو سکتی ہے کہ بچے جب سکول سے واپس گھر میں جائیں تو گلی کوچوں اور بازاروں میں چلتے پھرتے سر پر ٹوپی رکھیں ننگے سر رہنا آوارگی کی علامت ہے۔ ہم سکول میں چند گھنٹے جو سبق سکھاتے ہیں۔ اسکو یاد کروانا والدین کا فرض ہے۔ کہ ان کے تعاون کے بغیر ہماری کوئی سکیم پروان نہیں چڑھ سکتی۔

بچوں کے سرپرست گاہے گاہے اپنے بچوں کی تعلیم اور اخلاقی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ان کے اساتذہ کو ملتے رہیں۔ ایسی باہمی افہام و تفہیم سے نہ صرف بچے کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ بلکہ ایک طرف تو بچے کے لئے ترقی کی راہیں کھلتی ہیں تو دوسری طرف والدین اپنے بچوں کے متعلق کسی خوش فہمی میں نہیں رہتے۔ بلکہ صحیح صحیح اور اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ اساتذہ اور والدین دونوں بچے کے لئے واجب الاحترام ہیں اگر بچے کا والد استاد سے ملتے ہوئے اس کے مقام کا لحاظ رکھے۔ تو اس کا اثر بچے پر نہایت خوشگوار ہوتا ہے

اگر طالب علم جانتا ہو کہ اس کے سرپرست اُس کے اساتذہ سے ملتے رہتے ہیں تو وہ محتاط رہتا ہے کہ کہیں میرے گھر والوں کو میری کوتاہیوں کا پتہ نہ چل جائے۔ (خصوصاً جن کے والد تربیت کے معاملہ میں زیادہ مستعد ہوں اسی طرح جو والدین براہ راست بچے کو کچھ کہنا نہیں چاہتے اور ایک رنگ میں اپنے بچوں سے مرعوب ہوتے ہیں وہ اساتذہ کے تعاون سے بچوں کا مستقبل سنوار سکتے ہیں۔ سرپرستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بچے کی تربیت کی اصل ذمہ داری خود ان کی ہے اساتذہ تو محض ایک وسیلہ ہیں۔ جس سے انہیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اساتذہ۔ والدین۔ سب ایک ہی نظام کے کل پرزے ہیں۔ جنہیں تعلیم و تربیت کی مشین کو ہر حال میں چالو رکھنا چاہیئے اور آپس میں محبت اور پیار سے تعاون کرتے ہوئے اپنی اپنی مخصوص ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیئے۔ تا ہمارے یہ بچے سلسلہ کے خدائی اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکیں۔ احمدی بچے بہت ذہین ہوتے ہیں۔ اگر انہیں ذہانت کے ساتھ ان مربیان کی جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ گہری محنت اور دلچسپی بھی میسر ہو تو ان کا کسی میدان میں مقابلہ کرنا آسان نہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اپنے پیچھے ذہانت دیانت۔ محنت اور فرض شناسی کے قابل تقلید اور باعث رشک نمونے چھوڑے ہیں۔ صداقت و جانفشانی کی ان اقدار کو قائم رکھنا بچوں کا فرض ہے۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے سیاست کے میدان میں اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے سائنس کی دُنیا میں زندہ جاوید مثالیں قائم کی ہیں اور اس امر کا ثبوت مہیا کیا ہے کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ احمدی من حیث الجماعت محنتی دیانتدار اور فرض شناس ہیں۔ میرا سالہا سال کا تدریسی تجربہ بھی یہی ہے کہ ہمارے بچے ماشاء اللہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ ضرورت ان کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی ہے اگر ہمارے بچے ہر علمی سطح پر اپنے سامنے یہ مطمح نظر رکھیں۔ کہ ہم کسی کو تعلیمی میدان میں سبقت نہیں لے جانے دیں گے تو یقیناً تواتر اور تسلسل سے وہی نتائج نکلتے رہیں گے جو آج تک جماعتی طور پر ہمارے لئے سرمایۂ انبساط ہیں۔

آخر میں اساتذہ کرام سے میں خاص طور پر ایک بات کہوں گا۔ بالخصوص ایسے نوجوان اساتذہ سے جنہیں مرکز کے اداروں میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

ان اداروں میں کام کرنے والوں اور دوسروں میں ایک فرق ہے اور یہ فرق قائم رہنا چاہیئے۔ رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور جو کچھ ہمیں گزارہ ملتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی عطا اور انعام سمجھتے ہوئے ہمیں اپنے اندر قناعت پیدا کرنی چاہیئے۔ کام میں گہری دلچسپی لینی چاہیئے اور صحیح معنوں میں مشنری سپرٹ سے کام کرنا چاہیئے۔ ہمارے سکول کے ابتدائی ادوار میں اساتذہ بالعموم شوق سے زائد وقت دیتے تھے بلکہ اپنی مفروضہ ڈیوٹی کے علاوہ دیگر اداروں میں بھی بلا وجہ پڑھاتے تھے۔ خود مجھے چار پانچ سال تک گرمی کالج کے ابتدائی ایام میں اسی رنگ میں ایف اے۔ بی اے کی کلاسز کو پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ جس کو میں اللہ تعالیٰ کا خاص انعام سمجھتا ہوں۔

اگر ہم مبلغین کرام اور دیگر واقفین زندگی سے قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں اور اسکی توقع رکھتے ہیں۔ تو ہمیں خود بھی ایثار اور قناعت کا نمونہ بننا چاہیئے۔ خدا کرے ہم سب اساتذہ والدین اور بچے اپنی اپنی زندگی کے ہر دور کو سلسلہ کی خدمت اور تبلیغ کے لئے وقف کر سکیں۔

وما توفیقی الا باللہ

تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب

(قسط نمبر ۲)

نمبر شمار	اسمائے گرامی
۱۶۶۸	مکرم محمد شریف صاحب نواب شاہ
۱۶۶۹	مکرم چوہدری محمد نواز صاحب نواب شاہ
۱۶۷۰	مکرم رشید احمد صاحب چک ۳۵۲ ج ب ضلع لائلپور
۱۶۷۱	مکرم منیر احمد صاحب " " " "
۱۶۷۲	مکرم چوہدری کرم دین صاحب ساہو والی ضلع سیالکوٹ
۱۶۷۳	مکرم مبارک احمد صاحب اعجاز گکھڑالی ضلع گجرات
۱۶۷۴	مکرم ماسٹر حسن دین صاحب فاضل انگوکی ضلع گجرات
۱۶۷۵	مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب اختر چک ۱۰۱ جنوبی سرگودھا
۱۶۷۶	مکرم محمد سعید احمد صاحب بمقام میانوالی خان والی ضلع سیالکوٹ
۱۶۷۷	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر۔
۱۶۷۸	مکرم محمد زکریا خاں صاحب ہری کشن روڈ کوئٹہ
۱۶۷۹	مکرم انعام الحق صاحب کوثر بستی بلوچستان
۱۶۸۰	مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا
۱۶۸۱	مکرم مبارک احمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا
۱۶۸۲	مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب انور آباد ضلع لاڑکانہ
۱۶۸۳	مکرم محمد یوسف صاحب ڈاک خانہ یاٹوٹھ ضلع لاڑکانہ
۱۶۸۴	مکرم عبداللطیف صاحب محبہ نورنگر خادم محمد آباد سٹیٹ
۱۶۸۵	مکرم نذر محمد صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات
۱۶۸۶	مکرم نصر اللہ خاں صاحب بی اے کھوکھر غربی ضلع گجرات
۱۶۸۷	مکرم مبارک احمد صاحب طاہر فیکٹری ایریا ربوہ
۱۶۸۸	مکرم عبدالستار صاحب ککی زئی ضلع جھنگ
۱۶۸۹	مکرم ایم صدیق احمد صاحب ظفر چندر کے نگوٹ ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۰	مکرم مبارک احمد صاحب شاد ایبے سیفیا لائنز کراچی
۱۶۹۱	مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ
۱۶۹۲	مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب لوہڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۳	مکرم محمد شفیع صاحب تلونڈی ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۴	مکرم نظام دین صاحب پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۵	مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب لوہڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۶	میاں فقیر احمد صاحب پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۷	مکرم محمد رفیق صاحب موضع مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ
۱۶۹۸	مکرم عزیز احمد صاحب نورنگر خادم محمد آباد اسٹیٹ
۱۶۹۹	مکرم محمد عمر خانصاحب بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۷۰۰	مکرم صوفی عبدالخالق صاحب " " "
۱۷۰۱	مکرم اللہ بخش صاحب سوہجا گا ضلع سرگودھا
۱۷۰۲	مکرم ماسٹر عبدالستار صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا
۱۷۰۳	مکرم برکت علی صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ
۱۷۰۴	مکرم مرزا محمود احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۱۷۰۵	مکرم غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر دلاور پور ضلع گجرات
۱۷۰۶	مکرم نصیر احمد صاحب شاد دارالصدر غربی ربوہ
۱۷۰۷	مکرم قریشی مبارک احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۱۷۰۸	مکرم صوفی محمد رفیع صاحب پیراج ٹاؤن سکھر
۱۷۰۹	مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب " " "
۱۷۱۰	مکرم بہاشہ محمد عمر صاحب ربوہ
۱۷۱۱	مکرمہ بیگم بہاشہ محمد عمر صاحب "
۱۷۱۲	مکرم منور احمد صاحب سمبڑیالوی دارالنصر شرقی ربوہ
۱۷۱۳	مکرم مبارک احمد صاحب چک ۳۵۰ ج ب لائلپور
۱۷۱۴	مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب اور حمہ بھلوال ضلع سرگودھا
۱۷۱۵	مکرم شیر علی صاحب اور حمہ سرگودھا
۱۷۱۶	مکرم محمد حسین صاحب مولوی فاضل دارالصدر ربوہ
۱۷۱۷	مکرم کیپٹن ملک شیر محمد صاحب چک ۹ ضلع سرگودھا
۱۷۱۸	مکرم اکرم صاحب کاشمیری چھڑہ منڈی لائلپور
۱۷۱۹	مکرم مشتاق احمد صاحب چک ۱۷ آر۔بی۔ ضلع لائلپور
۱۷۲۰	مکرم محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے ہمکہ ضلع سرگودھا
۱۷۲۱	مکرم عبدالشکور بیگ جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۷۲۲	مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب موضع غوطہ ضلع سیالکوٹ
۱۷۲۳	مکرم منور احمد صاحب موضع سلیم پور ضلع سیالکوٹ
۱۷۲۴	مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگر وال پشاور
۱۷۲۵	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب جناح روڈ کوئٹہ
۱۷۲۶	مکرم خواجہ ظہور الدین صاحب احمد ۴۴ دی مال لاہور
۱۷۲۷	مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان وارڈ ۱۰ چکوال ضلع جہلم
۱۷۲۸	مکرم سراج الحق صاحب قریشی ایم اے گولبازار ربوہ
۱۷۲۹	مکرم محمد لطیف صاحب افغان سٹریٹ ساہیوال
۱۷۳۰	مکرم محمد اسحاق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۱۷۳۱	مکرم محمد عبداللہ صاحب بچیکی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۷۳۲	مکرم محمد عبداللہ صاحب دودھ برانستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا
۱۷۳۳	مکرم ذاکر محمد صاحب مدرس سکول موضع بجوکہ ضلع سرگودھا
۱۷۳۴	مکرم عبدالمجید صاحب رند قانونگو ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۷۳۵	مکرم مسعود احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا
۱۷۳۶	مکرم نسیم احمد صاحب ۸۷ علی مرزا ہال انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور ۳
۱۷۳۷	مکرم چوہدری جان محمد صاحب بھیرہ پچھی غلہ منڈی گنری
۱۷۳۸	مکرم فضل دین صاحب غلہ منڈی
۱۷۳۹	مکرم غلام مصطفےٰ صاحب ٹیکس آفیسر گلبرگ کالونی لائلپور
۱۷۴۰	مکرم صادق علی صاحب گھسیٹ پورہ چک ۶۹ آر بی ضلع لائلپور
۱۷۴۱	مکرم محمد اسلم صاحب بٹ احمد نگر ربوہ
۱۷۴۲	مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سول لائن سرگودھا
۱۷۴۳	مکرم غلام قادر صاحب چک سکندر ضلع گجرات
۱۷۴۴	مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب محمود آباد اسٹیٹ برانستہ کنری تھرپارکر
۱۷۴۵	مکرم محمود احمد صاحب جنجوعہ مدرس کھاریاں ضلع گجرات
۱۷۴۶	مکرم چوہدری احمد خاں صاحب کوٹ احمد یاں ضلع تھرپارکر
۱۷۴۷	مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ماڈرن موٹرز دکھوریہ روڈ کراچی
۱۷۴۸	مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ گوالمنڈی لاہور
۱۷۴۹	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب بمقام علی پور ملتان
۱۷۵۰	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چک ۲۰ شمالی ضلع سرگودھا
۱۷۵۱	مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا
۱۷۵۲	مکرم فضل احمد صاحب بٹ دارالرحمت وسطی ربوہ
۱۷۵۳	مکرم ماسٹر محمد انور صاحب چک ۱۹۲ ضلع بہاولنگر
۱۷۵۴	مکرم محمد اشرف صاحب بھٹی چک ۱۷۶ ضلع بہاولنگر
۱۷۵۵	مکرم چوہدری شیر محمد صاحب اور حمہ ضلع سرگودھا
۱۷۵۶	مکرم امین الدین صاحب طاہر دارالیمن شرقی ربوہ
۱۷۵۷	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۲۲ شمالی بھلوال ضلع سرگودھا
۱۷۵۸	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب احمد پور شرقیہ بہاولپور
۱۷۵۹	مکرم چوہدری انور حسن صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۷۶۰	مکرم ملک مسعود احمد صاحب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
۱۷۶۱	مکرم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۷۶۲	مکرم سعید احمد خان صاحب لنڈ شادن ڈیرہ غازیخان
۱۷۶۳	مکرم عنایت اللہ صاحب میرٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۷۶۴	مکرم عبدالماجد خان صاحب بی اے بی ایڈ پیرو شرقی توسہ پیراج

(باقی)

جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ و میانی کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۱/۵ کو بعد نماز جمعہ ہمارا تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم ملک محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ و میانی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عبدالمنان صاحب فیاض نے کی۔ نظم ملک محمد اسماعیل صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے بعض احادیث پڑھ کر سنائیں۔ جو دعاؤں اور ذکر الٰہی پر مشتمل تھیں۔ عبدالمنان صاحب فیاض نے "نماز کی فضیلت" کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور مخدوم محمد اجمل صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام درویشان قادیان کے نام (جو اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں پڑھا گیا) روزنامہ الفضل سے پڑھ کر سنایا۔

محترم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے پایا وہ صحابہ کرام سے ملا تو صرف جماعت احمدیہ میں شامل ہونے سے یہ اہم مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک ہم صحابہ کرام کی طرح عملی نمونہ نہ دکھائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد ہی یحیی الدین ویقیم الشریعۃ ہے اس لئے احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک عمل سے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں تاکہ جماعت ترقی کی منزل پر گامزن ہو۔ آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ برخواست ہوا۔ (مخدوم الطاف احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد)

درخواستِ دعا

خاکسار امسال اینگلو ورنیکلر فائنل کے وظیفہ کا امتحان دے رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (عبدالباسط طارق ابن خواجہ عبدالکریم صاحب طالب معرفت خواجہ نورالحق حاجی بازار گوجرہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالمجید صاحب پرانی سبز منڈی معرفت آر۔ سی۔ آئی۔ بلاک ۱۸ سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم میاں رحم دین صاحب ولد جمال الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ایک رقم مبلغ ۱۰۰ روپے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور امانت بقایا ہے۔ یہ رقم مجھے دی جائے۔ میرے عزیز و اقارب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر مکرم عبدالکریم صاحب اور محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محبوب احمد صاحب مرحوم کے دستخط بنائے گئے ہیں کہ ان کو رقم نکلوانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ مکرم قریشی محمد الحسن صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد سرگودھا نے لکھا ہے کہ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ سے دریافت کیا گیا ہے وہ اپنی اور دوسرے ورثاء کی رضامندی کی تصدیق کرتی ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

مولوی محمد مراد صاحب آف پنڈی بھٹیاں کی وفات

میرے نانا محترم مولوی محمد مراد صاحب آف پنڈی بھٹیاں حال حافظ آباد ۳ فروری کی شام کو مختصر علالت کے بعد بعمر قریباً ۸۵ سال عمر میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے مرحوم موصی تھے۔ اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۴ فروری بعد از نماز عصر مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

مرحوم نہایت مخلص۔ شیدائی اسلام۔ متقی اور صابر تھے۔ ہر وقت تبلیغ اسلام ہی ان کا کام تھا۔ کئی خاندان ان کی تبلیغ سے اسلام اور احمدیت میں شامل ہوئے۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (سابق سوداگرمل) مربی سلسلہ احمدیہ محترم نانا صاحب کی تبلیغ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب محترم نانا صاحب مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ہمارے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم کے ایک بیٹے بشیر احمد صاحب حافظ آباد اور قادیان میں درویش ہیں۔

(بشیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ حافظ آباد)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمدردِ نسواں
(حبوب اٹھرا)
بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اور اسقاط کے لئے مجرب نسخہ ہے، مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج ہے، مکمل کورس چھ صد گولی۔ بیس روپے

اکسیر جنین
بچے مُردہ پیدا ہوتے ہوں یا بچپن میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اس صورت میں یہ دوا اکسیر ہے۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

125

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم!
ایس۔ ایس آئی
مثلاً
۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن
پلگ ودپن، مسالہ و پورسلین — ہینڈل شو ودپن
شفیع سنز انڈسٹری۔ سمال انڈسٹری سٹیٹ، سیالکوٹ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے!
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے!

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس فنڈ میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کر سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے اضلاع تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے برادر نسبتی عزیز عبدالسمیع صاحب کا نکاح عزیزہ نصرت بیگم صاحبہ بنت مولوی غلام حسین صاحب ڈسکہ سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار نسیم سیفی ربوہ)

یدِ بیضاء کا معجزہ دراصل ایک کشفی نظارہ تھا

اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ موسےٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بڑے بھاری تغیرات کا رونما ہونا مقدر ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دوسرا نشان جو اللہ تعالےٰ نے اس موقع پر ظاہر کیا وہ یہ تھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے پہلو سے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ انہیں بالکل سفید اور چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ بھی ایک کشفی نظارہ تھا جو فرعونیوں کو دکھایا گیا اور جس میں ایک تو اس طرف اشارہ تھا کہ اے فرعونیو! تم مسمریزم جانتے ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ سفید رنگ نیکی اور پاکیزگی اور طہارتِ قلب کی علامت ہوا کرتا ہے پس موسےٰ کے ہاتھ کا سفید نظر آنا بتا رہا ہے کہ یہ شخص پاک اور بے عیب ہے اور یہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں کسی جھوٹ اور افتراء کی آمیزش نہیں۔ اگر اس کا ہاتھ سیاہ دکھائی دیتا تو یہ اس کی سیاہی قلب اور باطنی تاریکی کا ثبوت ہوتا۔ مگر تم دیکھ رہے ہو کہ اس کا ہاتھ سورج کی طرح روشن ہے اور اس کی شعاعیں تمہاری آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہیں۔ پس تم اپنے علم کی بناء پر بھی سمجھ سکتے ہو کہ یہ شخص پاکباز ہے اور تمہارا فرض ہے کہ یہ جو کچھ کہے تم اسے تسلیم کرو۔

اسی طرح موسےٰ کا روشن ہاتھ اس تغیر کا بھی حامل تھا کہ اس شخص کے ہاتھ پر بڑے بھاری تغیرات مقدر ہیں مگر وہ تغیرات کسی ظلم اور تشدد کے نتیجہ میں نہیں ہوں گے نہ مکر اور فریب اور جھوٹ اور جعلسازی اُن میں کام کر رہی ہوگی بلکہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور اس کی معجزانہ نصرت اس کا باعث ہوگی جس کو موسےٰ کی دعائیں جذب کریں گی اور وہ روحانی سلسلہ جس کی بنا کے ہاتھ سے بنیاد رکھی جا رہی ہے ایک دن دُنیا کو اپنے انوار سے روشن کر دے گا۔ گویا جس طرح سورج اور چاند کے طلوع سے تاریکی غائب ہو جاتی ہے اسی طرح موسےٰ کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ کے جو نشانات ظاہر ہوں گے ان سے وہ ظلمت اور تاریکی دُور ہو جائے گی جو لوگوں کے قلوب کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور شیطان کی جگہ رحمٰن کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

پھر موسےٰ کے اس کشف میں آپ کی قوم کی پاکیزگی اور طہارت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا کیونکہ ہاتھ کی تعبیر میں جہاں بھائی بیٹے اور رشتہ دار وغیرہ مراد ہوتے ہیں وہاں یَدٌ سے قوم بھی مُراد ہوتی ہے کیونکہ قوم کے افراد بھی ایک دوسرے کی تقویت اور سہارے کا موجب ہوتے ہیں اور مشکلات میں وہ دوسروں کے کام آتے ہیں۔ پس کشفی طور پر آپ کے ہاتھ کا روشن اور بے عیب دکھایا جانا اس تعبیر کا بھی حامل تھا کہ آج تو بنی اسرائیل میں کئی قسم کے عیوب دکھائی دے رہے ہیں لیکن جب یہ قوم میرے ہاتھ پر جمع ہوگی تو اللہ تعالےٰ اس کے اندر ایسا نور پیدا کر دے گا کہ یہ بھولے بھٹکوں کی راہنما بن جائے گی اور اخلاق اور روحانیت میں اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل کر لے گی۔

یہ خیال کہ کسی انسان کے جسم سے ایسی شعاعیں کس طرح نکل سکتی ہیں جو دوسروں کو بھی نظر آجائیں صرف اِس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ لوگ اس نشان کو ظاہر پر محمول کر لیتے ہیں اگر وہ سمجھتے کہ یہ ایک کشفی واقعہ ہے تو اس قسم کے وساوس بھی ان کے دل میں پیدا نہ ہوتے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۱۰)

ضروری اعلان

جملہ انسپکٹران بیت المال و مربیان اور معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا نظارت ہذا کی چٹھی بابت نئے سہ سالہ انتخابات از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء جو آپ کی خدمت میں قبل ازیں دفتر کی طرف سے پہنچ چکی ہے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ براہ مہربانی اس چٹھی کے مطابق اپنے اپنے حلقہ جات کی جماعتوں کے انتخابات عہدیداران حسب قواعد کروا کر نظارت ہذا میں بھجوانے کی کوشش فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کھی سان کے قریب امریکہ کے فوجی کیمپ پر حملہ

سائیگان ۸ فروری۔ شمالی ویٹ نام کی فوج اور چھاپہ ماروں نے کل گھمسان کی جنگ کے بعد کھی سان کے قریب امریکی فوجیوں کے ایک کیمپ پر قبضہ کر لیا۔ فریقین کے سینکڑوں افراد مارے گئے۔ حملہ علی الصبح شروع ہوا۔ اور ایک گھنٹہ سے کم وقت میں اس لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔ شمالی ویٹ نام نے پہلی بار اس جنگ میں ٹینک اور بکتر بند دستے استعمال کئے۔ جنگ میں ہونے والے جانی نقصان کے بارے میں فریقین نے متضاد دعوے کئے ہیں۔ امریکی ذرائع کے مطابق مرنے والے چھاپہ ماروں کی تعداد ۲۷ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ چھاپہ ماروں نے پہلی بار مارے جانے والے امریکیوں اور جنوبی ویٹ نامیوں کے بارے میں ایک اعلامیہ جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے پچاس ہزار فوجی مارے گئے اس کے ڈیڑھ ہزار طیارے تباہ ہوئے۔ چار ہزار فوجی گاڑیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ انہیں تباہ کر دیا گیا۔

سائیگون کا خوبصورت شہر یا موت کی وادی

سائیگون ۸ فروری۔ سائیگون میں چھاپہ ماروں کے مورچے تباہ کرنے کے لئے پرسوں رات اور کل علی الصبح زبردست بمباری کی گئی۔ اس کے نتیجہ میں تقریباً پورا شہر جل اٹھا ہے۔ میلوں سے بھڑکتے ہوئے شعلے نظر آرہے ہیں۔ ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے۔ بے گھر ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے ہزاروں مرد عورتیں اور بچے سڑکوں پر نکل آئے ہیں ان میں سینکڑوں زخمی ہیں بعض علاقوں میں ان بے گھر بے در لوگوں کی وجہ سے امریکی اور جنوبی ویٹ نامی فوجوں کی نقل و حرکت بند ہو چکی ہے شہر میں قیامت کا منظر ہے عورتوں اور بچوں کی آہ و بکا زخمیوں کی چیخ و پکار اور ان میں ملی ہوئی گولوں کے دھماکوں کی آواز میں سارے ماحول کو اس حد تک خوفناک بنا چکی ہیں کہ ایک عام آدمی جس کا واسطہ اس قسم کے حالات سے نہ رہا ہو اپنا ذہنی توازن برقرار نہیں رکھ سکتا۔

اسرائیلی مقبوضہ عرب علاقوں میں خفیہ فوجی اڈے

بیروت ۸ فروری۔ عرب حریت پسندوں نے اسرائیلی مقبوضہ علاقوں میں خفیہ اڈے قائم کر لئے ہیں اور ان میں بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود جمع کر لیا ہے یہ بات تحریک آزادی فلسطین کی فوجی تنظیم کے ہیڈکوارٹر سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں بتائی گئی۔ الفتح کا یہ پہلا باقاعدہ اعلامیہ ہے جسے ڈاک کے ذریعے عالمی خبر رساں ایجنسیوں تک پہنچایا گیا ہے اس سے پہلے اس تنظیم کی طرف سے اپنی جنگی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی اعلامیہ جاری نہیں ہوتا تھا۔

دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ آج سے شروع ہو رہا ہے

ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے ملک کی متعدد نامور ٹیمیں ربوہ پہنچ چکی ہیں۔

ربوہ ۸ فروری۔ دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ آج شروع ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کی غرض سے ملک کی متعدد نامور ٹیمیں ربوہ پہنچ چکی ہیں۔ ان ٹیموں میں پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ پولیس۔ براڈرز لاہور، پاکستان آرمی سرگودھا۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور ہیلی کالج اولڈ بوائز۔ میاں چنوں کلب فضل عمر کلب ربوہ کی ٹیمیں شامل ہیں۔

یہ ٹورنامنٹ چار حصوں میں کھیلا جائے گا یعنی کالج سیکشن کالج سیکشن، سکول سیکشن اور میڈیکل سیکشن کالج سیکشن میں لاء کالج لاہور، گورنمنٹ کالج لائلپور، گورنمنٹ کالج سرگودھا، پی اے ایف کالج سرگودھا۔ گورنمنٹ کالج جھنگ اسلامیہ کالج جھنگ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ مقامی ٹیموں کو شامل کر کے ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر ۲۲ ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ان میں متعدد پاکستان گیر شہرت کے حامل نامور کھلاڑی بھی شامل ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴